12287 ـ حاملہ عورت کو طلاق دینا

سوال

مجھے میرے خاوند نے حمل کی حالت میں طلاق دے دی اور وضع حمل سے قبل رجوع کر لیا، اور کہنے لگا: ہماری طلاق نہیں ہوئی کیونکہ حاملہ عورت کو طلاق نہیں دی جا سکتی، اس لیے میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ مجھے حقیقتا طلاق ہوئی تھی یا نہیں ؟
میرا خاوند مجھ سے بہت محبت کرتا ہے اور میں بھی اسے بہت محبت کرتی ہوں، ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں برائے مہربانی آپ جتنی جلدی ہو سکتے اس کا جواب دیں کہ آیا طلاق ہوئی تھی یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا حاملہ عورت کو طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

یہ مسئلہ عام لوگوں میں چل رہا ہے، کچھ عوام کا خیال ہے کہ حاملہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی، مجھے علم نہیں کہ ان کا یہ خیال اور گمان کہاں سے آیا ہے، علماء کرام کی کلام میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے.

بلکہ سب اہل علم اس پر متفق ہیں کہ حاملہ عورت کو دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور اس پر اہل علم کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں.

طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دو حالتوں میں طلاق دی جائے:

پہلی حالت:

بیوی حاملہ ہو، اسے طلاق دی جائے تو یہ سنت طریقہ ہو گا بدعی نہیں.

دوسری حالت:

عورت پاك ہو اور اس سے خاوند نے جماع نہ كيا ہو، يعنى عورت اپنے حيض يا نفاس سے پاك ہوئى ہو اور خاوند نے اس سے جماع نہ كيا ہو تو اسے طلاق دے تو اس حالت ميں دى گئى طلاق سنت طريقہ كے مطابق ہوگى نہ كہ بدعى طريقہ پر.

ديكھيں: فتاوى الطلاق للشيخ ابن باز (1 / 45 ـ 46).

جب اس نے عدت ميں ہى رجوع كر ليا ہے تو وہ اس كى بيوى بن جائيگى، كيونكہ حاملہ عورت كى عدت وضح حمل ہے اور اس كا خاوند وضع حمل سے قبل بيوى سے رجوع كر سكتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور حمل واليوں كى عدت يہ ہے كہ وہ اپنا حمل وضع كر ليں الطلاق (4).

حاملہ عورت كى عدت يہى ہے چاہے وہ طلاق يافتہ ہو يا اس كا خاوند فوت ہو جائے، اور خاوند كو چاہيے كہ وہ اس طلاق كو شمار كرے .

واللہ اعلم .